جلد ۳ | ۳۰ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۹

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۹ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے مگر ابھی دل کی حالت پوری تسلی بخش نہیں ہے اور بلڈ پریشر بھی ابھی تک کنٹرول میں نہیں آیا ہے احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سیّدہ ام متین سلمہا کی طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

ملک مولا بخش صاحب کی افسوسناک وفات

مکرم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رقمطراز ہیں:۔ "مجھے ابھی ابھی قریشی مطیع اللہ صاحب نے سیالکوٹ سے اطلاع دی ہے کہ محترمی ملک مولا بخش صاحب سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ وسابق پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر کی درمیانی رات میں سیالکوٹ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے اور نہایت مخلص اور فدائی لوگوں میں سے تھے اور اس کے ساتھ علم دوست بھی تھے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی خاص رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پٹرول کی قیمت میں اضافہ:۔ نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستان نے آج سے پٹرول کی قیمت بڑھا دی ہے۔ یہ اضافہ فی گیلن ۳ آنے کے حساب سے کی گئی ہے۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پٹرول اور پٹرول سے متعلقہ دیگر اشیاء کی قیمت میں یہ اضافہ کرنسی کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

گذشتہ پانچ ماہ کے اندر قبائلی علاقوں میں ۶۵ تعلیمی ادارے جاری کئے گئے

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے مشیر تعلیم مسٹر محمود حسن نے قبائلی علاقوں میں تعلیمی جدوجہد کا جائزہ لینے کے بعد واپسی پر اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ گذشتہ پانچ ماہ میں قبائلی علاقوں نے اس قدر تعلیمی ترقی کی ہے کہ اب موجودہ سکولوں میں مزید طلبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس وقت ان اداروں میں ۱۵۰۰ طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں ۳۲ لڑکیاں بھی ہیں۔ بعض سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ تعلیم پا رہے ہیں۔ اس عرصے میں ۳۶ پرائمری سکول۔ ۲۰ تعلیم بالغان کے مرکز۔ ۳ ہائی سکول۔ ۲ گرلز سکول اور ۴ مڈل سکول کھولے گئے ہیں۔ ابھی گلگت ایجنسی میں مزید سکول کھولنے کی تجویز زیر غور ہے آپ نے سکردو کے ہائی سکول کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا۔ وہاں اعلےٰ پیمانے پر پڑھائی ہو رہی ہے۔ قبائلی شوق سے اپنے بچوں کو جدید تعلیم دلانے میں اور سائنس و صنعتی تعلیم کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ آپ نے آخر میں کہا میں قبائلی علاقوں میں ان نئے کھولے جانے والے سکولوں کے اعلےٰ نظام دیکھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں۔

مدراس جیل میں فائرنگ:۔ مدراس ۲۹ اکتوبر۔ آج مدراس میں فائرنگ سے ۴ کمیونسٹ نظر بند ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے۔ جیل کے عملے میں سے ۴ افراد گھائل ہوئے۔

خیر پور میں کپڑے کا مل:۔ خیر پور ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست خیر پور میں اگلے سال کے اندر اندر ایک کپڑے کا مل قائم ہو جائے گا۔ جس میں ۱۵۰۰ تکلے اور ۵۰۰ کھڈیاں ہوں گی۔ مشینری کے لئے آرڈر دیا جا چکا ہے۔

لیبیا کو تین سال کے بعد آزادی:۔ ۲۹ اکتوبر۔ لیک سکسس۔ اتحادی قوموں کی جو سب کمیٹی اطالوی نو آبادیوں کے بارے میں غور کر رہی تھی۔ اس نے اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں۔ منگل کو اس کمیٹی کا جلسہ ان سفارشات کو آخری شکل دینے کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد رپورٹ سیاسی کمیٹی کو پیش کر دی جائے گی معلوم ہوا ہے کہ لیبیا کو ۱۹۵۲ء میں آزادی کے قابل سمجھا جائے گا۔

ترکی کی چھبیسویں (۲۶) سالگرہ:۔ ۲۹ اکتوبر۔ آج جمہوریہ ترکی کی چھبیسویں سالگرہ کے موقعہ پر ترکی اور پاکستان کی مشترکہ تمدنی انجمن کا اجلاس ہوا۔ جس میں جمہوریہ کے صدر عصمت انونو کو مبارکباد کا تار اور عوام کو خیر سگالی کا پیغام بھیجا گیا۔

مختصر — لیکن — اہم

کراچی۔ ۲۹ اکتوبر۔ آئندہ ماہ کی ۵ تاریخ کو کراچی میں فنون لطیفہ کی نمائش منعقد ہوگی۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ کوچین لیگ اپنے نئے صدر کا انتخاب ۴ نومبر کو کرے گی۔

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ ۳ نومبر کو کراچی میں اخبارات کی تقسیم کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

ڈھاکہ ۲۹ اکتوبر۔ مغربی و مشرقی بنگال۔ و مشرقی بنگال و آسام کی حدود کے تنازعات کا فیصلہ کرنے والا ٹریبونل ۳ دسمبر کو اپنا کام شروع کردے گا۔

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ سرحد کے گورنر آج مردان اور مالاکنڈ ایجنسی کے چار روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے۔

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری یوسف خٹک نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صوبہ سرحد کی مسلم لیگ میں پچھلے دنوں جو اختلافات رونما ہو گئے تھے وہ سب دور ہو گئے ہیں۔

محکمہ زراعت کی کامیاب جدوجہد

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ محکمہ زراعت کی ایک رپورٹ سے مترشح ہے کہ موسم خریف میں نوتوڑ کے لئے منتخب ۳۳۶۰ ایکڑ رقبہ میں سے ۳۲۰۲ ایکڑ رقبہ پر چاول کی کاشت کی گئی۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ چاول کی فصل والے ۷۰ فیصدی رقبہ سے قریباً ۴۸ ہزار من چاول پیدا ہوگا۔ اور اس کے علاوہ ربیع میں ۵۰۰۰ من چنے پیدا ہونے کی توقع ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ زمین کے بعض رقبے تو گذشتہ ۴۰ سال سے زائد عرصہ سے غیر کاشت پڑے ہوئے تھے۔ (سرکاری اطلاع)

وادی فوکن کے علاقہ کا تبادلہ

عمان ۲۹ اکتوبر۔ اسٹار کے نمائندہ خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ وادی فوکن کا علاقہ عربوں کو دے دیا جائے گا اور عرب اس کے بدلہ میں یہودیوں کو دوسرے علاقے کا کوئی حصہ دے دیں گے واضح رہے کہ جدید معاہدہ امن کے مطابق وادی فوکن کا علاقہ یہودی علاقے میں شامل ہو گیا تھا۔ لیکن جب اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہاں کے یہودیوں نے عرب باشندوں کو دو دفعہ نکالنے کی کوشش کی تو یہ طے پایا کہ تبادلہ کر لیا جائے۔

مصری کرنسی کی قیمت میں تبادلہ

اسکندریہ ۲۹ اکتوبر۔ اسٹار سے ایک ملاقات خصوصی میں ایک اعلےٰ مالی افسر نے بتایا کہ یہ تمام افواہیں کہ کرنسی کی قیمت میں کمی سے مصر کو معاشی اور مالی نقصانات اٹھانا پڑے ہیں غلط ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ مصر نے اپنی کرنسی کی قیمت میں کمی کرنے فیصلہ اتنی جلدی کیوں کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو معاشی اور مالی دونوں حلقوں میں عام انتشار پیدا ہو جاتا۔ قیاس رائیاں کرنے والوں کو پورے ملک کے معاشی ڈھانچے کو گرا دینے کا موقعہ مل جاتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مصر نے کسی قسم کا فیصلہ کرنے سے پہلے فوراً بین الاقوامی کرنسی فنڈ سے مشورہ طلب کیا اور ۶ منٹ کے اندر اس کو سرکاری منظوری موصول ہو گئی۔ انہوں نے کہا اگر مصر برطانیہ کے ساتھ ساتھ فوراً ہی اپنے سکے کی قیمت نہ گھٹا دیتا تو اسکو سخت نقصانات برداشت کرنا پڑتے۔

ہوا بازی کے امیدوار متوجہ ہوں

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ فلائٹ لفٹننٹ ملک عاقل خاں ایئر سلیکشن افسر راولپنڈی شاہی پاکستان فضائیہ میں افسر اور دوسرے عہدیدار بھرتی ہونے کے خواہشمند امیدوار سے دفتر روزگار کیمبل پور میں ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء کو ایسٹ ہاؤس میانوالی میں ۲۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو۔ دفتر بھرتی جہلم میں ۲۹ نومبر کو ملاقات کریں گے امیدواروں کو اپنے ہمراہ میٹرک کے سرٹیفکیٹ دوسری سندیں اور پنسلیں بھی لانی چاہئیں۔ (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سرگودہا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کے دن کو یاد رکھئے

احباب کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز جمعہ سرگودہا میں تقریر فرمائیں گے۔ اس علاقہ میں اس کی شدید ضرورت محسوس ہونے پر جو اب ربوہ کے قرب کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہوگئی ہے جناب ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے حضور کو سرگودہا تشریف لانے اور تقریر فرمانے کی دعوت دی جو حضور نے ازراہِ کرم منظور فرمائی۔ ۱۱ نومبر کو جمعہ ہے حضور جمعہ بھی سرگودہا پڑھائیں گے۔ اور جمعہ کے کچھ دیر بعد حضور کی تقریر ہوگی۔

چونکہ اس علاقہ میں حضور کی یہ پہلی تقریر ہوگی۔ اس لئے ضلع سرگودہا کے علاوہ اُمید ہے۔ کہ احباب جماعت ہائے اضلاع لائل پور، جھنگ، گجرات، جہلم، شیخوپورہ اور لاہور خاص طور پر اس میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب ہوں گے۔ اور اپنے ہمراہ غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں گے۔ احباب کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے اور قیام کا انتظام ملک صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہوگا۔ البتہ اپنی ضرورت کے مطابق دوست اپنے ہمراہ بستر ضرور لائیں۔ تا انہیں تکلیف نہ ہو۔ جماعتہائے ضلع سرگودہا کے خدام کے لئے ۱۰ نومبر یعنی جمعرات کی دوپہر تک سرگودہا پہنچ جانا ضروری ہوگا۔ تاکہ وہ جلسہ کے انتظامات میں بروقت حصّہ لے سکیں۔ (خاکسار مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا)

فوری ضرورت

سیفنہ نور ہسپتال صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں فوری طور پر ایک لیڈی ڈاکٹر جو کم از کم L.M.F.S پاس ہو۔ کی ضرورت ہے۔ لیڈی ڈاکٹر احمدی ہو۔ اور زنانہ امراض میں تجربہ رکھتی ہو۔ تنخواہ انشاء اللہ معقول دی جائے گی۔ نیز ایک کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے۔ جو گورنمنٹ کی ڈسپنسر ڈریسر کلاس پاس شدہ ہو۔ یا کم از کم دو سال کسی سند یافتہ ڈاکٹر کے پاس بطور ڈسپنسر ڈریسر کام کر چکا ہو تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ خط و کتابت انچارج نور ہسپتال ربوہ کے ساتھ کی جائے۔ (خاکسار مرزا منور احمد انچارج نور ہسپتال ربوہ)

پتہ درکار ہے

بابو ولد امیر دین جھبیل ساکن بھیرو چیچی نزد قادیان جو غالباً بھیرو چیچی کی جماعت کے ساتھ آباد ہوئے ہیں۔ فوراً ربوہ آ کر مجھے ملیں یا اگر کوئی اور صاحب ان کو جانتے ہوں تو وہ اُن کے پتہ سے خاکسار کو مطلع کریں۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ولادت!

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری فائننس نوشہرہ چھاؤنی کے ہاں ۱۸ اکتوبر کو لڑکا تولد ہوا ہے۔

مولود محترم حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کا پوتا اور محترم بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (منیر احمد وینس)

تصحیح

۲۲ اکتوبر کے الفضل میں مکرم مولوی شمس الدین صاحب مولوی فاضل کے ہاں لڑکا تولد ہونے کی تاریخ ۱۴ ر ۱۵ ستمبر کی درمیانی رات کی بجائے غلطی سے ۱۴ - ۱۵ اکتوبر لکھی گئی ہے نومولود چوہدری فضل کریم صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر این۔ اے۔ سی۔ ہائی سکول منڈی بورے والہ کا نواسہ ہے۔ (ثاقب زیروی)

درخواست ہائے دُعا!

میرے والد محترم منشی محمد حنیف صاحب محلہ دار البرکات قادیان حال کراچی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں احباب اُن کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم کلرک محمد مجید مولوی فاضل)

۲۔ میرے ماموں ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سابق اتالیق بچگان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور ان کے بچے عام طور پر بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (محمد لطیف احمد رتن باغ لاہور)

۳۔ میری امی عام طور پر بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد حمید احمد رتن باغ لاہور)

جہاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے۔ اور جہاد یہ بتا دیتا ہے کہ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کتنی ہے؟ جہاد ہی ہے جو یہ بات روشن کر دیتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتے ہیں۔ یا اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو"

وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال کا وعدہ یا دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ قابل ادا ہے۔ وہ اس ارشاد پر غور فرمائیں۔ اور اپنے وعدوں کی رقم جلد سے جلد ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ اس سال کے ختم ہونے میں صرف ایک قلیل ترین عرصہ رہ گیا ہے۔ اگرچہ دوران سال میں مطبوعہ اور دستی خطوط کے ذریعہ احباب کو حساب ارسال ہو چکا ہے۔ لیکن اب پھر ایک چٹھی کے ذریعہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدوں کی رقم ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ ۳۰ نومبر سے قبل اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء

موجودہ دنیا کی مصیبت الحاد ہے

ہم نے کل عرض کیا تھا کہ سرمایہ داری نظام میں جو تلخیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی حقیقی وجہ غیر مساویانہ تقسیم دولت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ موجودہ دنیا کی مادہ پرستانہ ذہنیت ہے۔ دوسرے لفظوں میں چونکہ آج دنیا نے اللہ تعالےٰ کے اعتقاد کو دنیاوی معاملات میں سے بالکل خارج کر دیا ہے۔ اور خالص الحادی نقطۂ نظر پر آرہی ہے۔ اس لئے انسانی سوسائٹی میں وہ تلخیاں رونما ہوگئی ہیں۔ جنہوں نے سرمایہ دار اور مزدور کے تعلقات میں برہمی پیدا کر دی ہے۔ چونکہ یہ مادی نقطۂ نظر ہمارے تمام قسم کے معاملات پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس لئے لازم تھا۔ کہ معاشی مسئلہ بھی اس سے متاثر ہوتا۔ چنانچہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بھی جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی مادی نقطۂ نظر سے ہی کیا گیا ہے۔

اشتراکیت کا دعوے ہے کہ انسانی معاشرت میں موجودہ تلخیاں دولت کی غیر مساویانہ تقسیم سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگر دولت کو سرمایہ داروں سے چھین کر تمام ریاستی ملکیت بنا دیا جائے۔ تو جو تلخیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ وہ رفع ہو جائیں گی دولت سے تمام افراد کو مساویانہ طور پر متمتع کرنے کے لئے اشتراکیت نے جو عملی تجربات اب تک کئے ہیں۔ ان کی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا جامع اصول وضع نہیں ہو سکا جس سے مساوات، کا نظریاتی مقصد حاصل ہو سکے۔ لیکن ہمیں یہاں اس سے بحث نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بفرض محال اگر کوئی ایسا عملی طریقہ دریافت بھی ہو جائے۔ اور اس پر عمل بھی ہو جائے۔ تو کیا انسان اس منزل مقصود پر پہونچ جائے گا۔ جس کا وعدہ اشتراکیت لے کر اٹھی ہے۔ دوسرے لفظوں میں کیا انسانی معاشرہ کی تمام تلخیوں پر قابو پا لیا جائے گا۔ کیا انسان زندگی کی وہ جنت حاصل کر لے گا۔ جس کی خواہش ازل سے اس کی فطرت میں موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ مادی جنت جس کی بنیاد انسان کی مادی ضروریات کی افراط پر رکھی جاتی ہے کیا انسان کی پوری فطرت کو مطمئن کر سکتی ہے؟ فرض کیجئے انسان کی ہر قسم کی مادی بھوک کے لئے بافراط سامان مہیا ہو جاتا ہے۔ تمام مادی نعمتیں اس کثرت سے موجود ہو جاتی ہیں۔ کہ کوئی فرد بھی ان سے متمتع ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ تو کیا اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پھر انسان کے دل میں اور کوئی خواہش نہ رہے؟

اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے ہمیں ان لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جن کو دولتمندی کے لحاظ سے دنیا خوش نصیب خیال کرتی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ جن کو ہر طرح کی مادی راحت نصیب ہوتی ہے۔ اکثر ان لوگوں کی نسبت جن کو پیٹ بھر کر روٹی بھی میسر نہیں ہوتی۔ حقیقی راحت کے لحاظ سے بدنصیب ہوتے ہیں۔ کیا وہ شخص جس کے پاس دو روٹیاں ہیں۔ لیکن وہ پاؤ روٹی بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ اس شخص سے زیادہ خوش نصیب ہے۔ جس کے پاس صرف پاؤ روٹی ہے۔ مگر وہ دو روٹیاں ہضم کر سکتا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض مادی ضروریات کا پورا ہو جانا یا یوں سمجھئے کہ معاشی مسئلہ کا اشتراکی نقطۂ نظر سے بھی حل ہو جانا قطعاً زندگی کے حقیقی سوال کو حل نہیں کرتا۔ اور انسانی زندگی کی تلخیاں دولت کی مساویانہ تقسیم سے بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سرمایہ داری کی موجودہ شکل کی حمایت کرتے ہیں۔ اور معاشی ہمواری اور یکسانی کے خلاف ہیں۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک معاشی سوال کو پوری زندگی کے نقطۂ نظر سے نہ حل کیا جائے۔ اس وقت تک محض معاشی ہمواری اور یکسانی کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ صرف ہمارا ہی یہ دعوے نہیں ہے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو یہاں معاشی مسئلہ کو اسلام کے پردہ میں اشتراکی طریقوں کے مطابق حل کرنے کے متمنی ہیں۔ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام کے معاشی اصول اعلیٰ ہیں۔ اور ان کو اشتراکی اصولوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اسلامی معاشی اصولوں کی یہ ابدیت یا اشتراکی اصولوں پر فوقیت۔ اسی وجہ سے ہے کہ اسلام پوری زندگی کے سوال کو حل کرتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ جو لائحۂ عمل معاشی سوال کو بھی پوری زندگی کے سوال کے نقطۂ نظر سے حل کرتا ہے۔ وہ اس لائحۂ عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔ جو صرف محدود مادی نقطۂ نظر سے اسکو حل کرتا ہے۔ اس سے یہ سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ جو لوگ مسلمانوں کو اشتراکی اصولوں پر معاشی مسئلہ کو حل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اگر ہم اسلام کے موقف سے ہٹ کر کوئی لائحۂ عمل اختیار کریں گے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اسلام کے خلاف اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ملکر جنگ کریں گے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جنگ اس الحاد کی پیدا کردہ ہے۔ جس کو اسلام مٹانا چاہتا ہے۔ سرمایہ داری کا معاشی حل اور اشتراکیت کا معاشی حل دونوں اسی ایک الحادی ذہنیت کی پیداوار ہے۔ جس پر اس وقت مغربی اقوام نے اپنی تہذیب کی بنیاد رکھی ہے۔ یہ الحادی ذہنیت اسلام کی دشمن ہے۔ اسلام اس کو دنیا سے مٹانے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اگر اسلام اپنے مقصد میں یعنی الحاد کو دنیا سے مٹانے میں کامیاب ہو جائے تو یہ طبقاتی جنگ خود بخود مٹ جاتی ہے۔ اس لئے اسلام کو اس جنگ زرگری میں جو اشتراکیت اور سرمایہ داری میں ہو رہی ہے۔ گھسیٹنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسلام کے اپنے ابدی اور مکمل معاشی اصول ہیں۔ جوں جوں دنیا اسلام کے بنیادی اصولوں کے قریب ہوتی جائے گی۔ وہ اصول بھی زیر عمل آتے جائیں گے۔ اور ہمیں پوری امید ہے کہ دنیا بہت جلد اسلام کی طرف لپکے گی۔ کیونکہ وہ عقل کے کارنامے اچھی طرح سے اب تک دیکھ چکی ہے۔ اس کی فریب کاریوں کو پوری پوری طرح آزما چکی ہے۔

وہ لوگ جو یہ دہائی دیتے ہیں۔ کہ اسلام کے معاشی اصول اس وقت کہیں بھی زیر عمل نہیں ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ جب ہم نے اسلام کے بنیادی اصولوں کو ہی نظر انداز کر رکھا ہے۔ تو اس کے فروعی اصول اپنی پوری قوت کے ساتھ کسی خاص جگہ کس طرح نمایاں ہو سکتے ہیں۔ یہ کہنا کہ چونکہ اسلامی معاشی اصول اس وقت کہیں بھی زیر عمل نہیں ہیں اسلئے ہم کو اشتراکی یا سرمایہ دارانہ طریقے اختیار کر لینے چاہئیں عقلمندی سے بعید ہے۔

مسلمانوں کی نجات کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہی طریقہ تمام دنیا کی نجات کا بھی ہے۔ اور وہ وہی ہے جو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھار و مسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن ذالک الفوز العظیم۔ و اُخریٰ تحبونھا۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔ و بشر المومنین یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسےٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل و کفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علیٰ عدوھم فاصبحوا ظاھرین (سورہ صف)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو آگاہ کروں تم کو ایک تجارت پر جو نجات دے تم کو عذاب الیم سے۔ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم جانتے۔ وہ بخش دے گا تمہیں گناہ تمہارے اور داخل کرے گا تمہیں باغات میں۔ بہتی ہیں نیچے سے جن کے نہریں اور گھر پاکیزہ میں باغات میں ہمیشہ کے۔ یہ ہے کامیابی بڑی۔ اور ایک اور ہے چاہتے ہو تم جسے مدد ہے اللہ کی طرف سے اور فتح نزدیک ہے۔ اور ایمانداروں کو بشارت دے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار رہو جیسا کہ عیسےٰ ابن مریم نے حواریوں کو کہا۔ کون ہیں مددگار میرے طرف اللہ کی۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ پس ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل میں سے اور انکار کیا ایک جماعت نے۔ پس تائید کی ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لائے مقابل میں دشمن کے ان کے پس ہو گئے وہ غالب"۔

اگر ہم اسلام کے اس نسخہ کو استعمال کریں۔ تو یقیناً انسانی حیات کی وہ تلخیاں مٹ سکتی ہیں۔ جن کو نہ موجودہ سرمایہ داری مٹا سکتی ہے۔ اور نہ اشتراکیت۔ لیکن یہ راستہ کٹھن ہے اور مہلت چاہتا ہے۔ جب تک ہم اپنی پوری قوتوں کے ساتھ اسلامی جہاد نہ کریں گے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ احساس کمتری نے ہمیں اسلام سے منحرف کر دیا ہے۔ اور ہم اپنی نجات بجائے قرآن کریم کے مارکس کی کتاب "سرمایہ" میں تلاش کرتے ہیں؟

روح اور علم النفس

۴

زندگی کا مقصد

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

چنانچہ ماہرین نفسیات اور چوٹی کے محللین نفسی کی آراء اور تجارب کا جائزہ لیکر ولیم میکڈوگل ان کا نچوڑ یوں بیان کرتا ہے :-

"اب تک ہم لوگوں کو پورا اور مکمل نفسی اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ اس جنگ نے ذہنی توازن کھو بیٹھنے والوں کی کثرت سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہم میں سے اعلیٰ شخصیت رکھنے والا بھی ایک لمبی آزمائش اور تکلیف برداشت کرنے کے بعد ایک حد تک انتشار اور ذہنی خرابی کا شکار ہو جاتا ہے۔"

پھر اسکی تفصیل یوں بیان کرتا ہے۔ کہ :-

"خوش بخت وہ انسان ہے۔ جس کی شخصیت متوازن ہو۔ اور وہ شک و شبہ سے بالا ایک بلند ترین کے جو حقیقی مقصد کی متحمل ہو۔ زیر اثر ہو.....

موجودہ زمانہ میں ہم کسی واضح اخلاقی اصول کے زیر اثر پرورش نہیں پاتے۔ جو کہ کسی سچے مذہب کا بیان کردہ ہو۔ تمام مغربی تہذیب کے حامل ملکوں میں زیادہ تر غالباً امریکہ میں ہر بچہ اپنے آپ کو بے جوڑ مذہبی اور اخلاقی نظریوں میں گھرا پاتا ہے۔ ایک طرف مسیحیت کی رہبانیت ہے۔ تو دوسری طرف الحاد اور نفس پروری۔ پھر پرانے خیالات اور نئی روشنی کہیں عیاشیت کی منادی اور کہیں ڈاروِن ایسے مشینی نظریے۔

ایک بیوی یا کثرت ازدواج۔ جنسی آزادی اور پیدائش کی روک تھام۔ تعلیم فرائڈ کی عام بگڑی ہوئی صورت اور ہر کسی کا ذاتی خیال۔ پھر امرسن۔ وٹمین۔ بدھا۔ کنفیوشس۔ برنارڈ شاہ اور عمر خیام کے وعظ۔ حتیٰ کہ قومی خدمت ایسے قدیمی جذبہ کی بنیادیں بھی کھوکھلی کر دی گئیں۔ کوئی اسے محض تعصب کہتا ہے۔ اور کوئی خلاف عقل بعض عالمگیر انصاف کے لئے تباہ کن بتاتے ہیں۔ اور انسانی رواداری کے خلاف۔ اگر کوئی ایسا مقصد ڈھونڈنا چاہے۔ جس کے لئے اپنی زندگی وقف کر دے۔ تو وہ کس طرف جائے؟ ہم کو بتایا جاتا ہے۔ کہ اب مذہب عقلی لحاظ سے قابل عزت نہیں رہا۔ قومیت حماقت ہے۔ سیاسیات گند ہے۔ تجارت دھوکہ دہی ہے۔ تعلیم بے فائدہ ہے۔ اور سائنس انسانی بلند خیالی کے لئے مہلک۔ غرض موجودہ زمانے میں جرائم اور طلاق بازی خطرناک طور پر بڑھ گئے ہیں۔ اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔ خاندان پراگندہ ہو گئے ہیں۔ اور نوجوان یہ سوچتے ہیں۔ کہ کیا یہ دنیا رہنے کے قابل ہے؟ مزید برآں یہ ہے۔ کہ اکثر لوگ ایسے مشاغل میں مصروف ہیں۔ جن کے ساتھ اس کا اصلی لگاؤ نہیں۔ اور ان کی طبائع کے خلاف ہیں اکثر ایسے پیشے ہیں۔ جو سوائے دولت کے حقیقی طمانیت نہیں بخشتے۔ غرض اب یہ امر پوشیدہ نہیں رہا۔ کہ عموماً شخصیت کا توازن کیوں بگڑ جاتا ہے۔ اور کثرت سے ذہنی بیماریاں کیوں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ لوگ ایسے احکام سے محروم ہیں۔ جو حقیقی اخلاق پیدا کرتے ہیں۔ اور اس مقصد سے دور جو مضبوط کیریکٹر پیدا کرنیوالا ہے۔ اور ان اختلافات کا حکم کہلا سکتا ہے۔ جو کہ انسانی میلانات اور ارادوں میں وقتاً فوقتاً پیدا ہونے لازمی ہیں۔"

یہ اپنے ہاتھوں کھینچی ہوئی ان اقوام کی تصویر ہے۔ جو علم اور سائنس کے علمبردار کہلاتے ہیں۔ اور موجودہ دور کی پیشوائی کے مدعی۔ یہ لوگ گم کردہ راہ ہیں۔ اور بزبان حال کسی مصلح اور زندگی کا مقصد بتانے والے کو چلا چلا کر پکار رہے ہیں۔ ان سے رہنمائی کی توقع رکھنا کس قدر غلط خیال ہے۔ جبکہ انسانی علم۔ تجربہ۔ سائنس۔ دولت۔ طاقت۔ عیش و طرب۔ سرمایہ داری سوشلزم۔ آمریت غرض کوئی چیز بھی انسانی زندگی کی غرض و غایت نہ بن سکی۔ ہاں اتنا ضرور واضح تر اور روشن تر ہو گیا۔ کہ انسان کو ہمیشہ نور ہدایت کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ درِ مقصود کی تلاش میں خزانے لنڈھا دے۔ پہاڑوں سے سر پھوڑے۔ دریاؤں میں غوطہ زن ہو یا فضاؤں پر اڑتا پھرے۔ جبتک کہ وہ کاریگر جو اس عجوبۂ روزگار کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ ہماری پیدائش کی وہ غرض اور مقصد خود بیان نہ فرمائے۔ جو اس نے ازل سے انسانی پیدائش کی غایت کے طور پر مقرر فرمائی ہے۔ اور جس کی ارواح میں پیاس اور تلاش رکھی ہے۔ انسان خود اس گوہر مقصود کو معین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ مقصد جس کے لئے انسان کو زندگی عطا کی ہے۔ اور الست بربکم فرمایا۔ وہ قالوا بلیٰ ہے۔ وہ اپنے رب کی ستائش اور اپنے عجز کا اقرار ہے۔ نہ کہ فرعونیت اور زعم باطلہ کا دعویٰ۔ اور دلوں کو تسکین دینے والی چیز وہ محبت کے سُر سے بھری آواز ہے۔ جو ارواح سے اٹھتی اور بادلوں کو چیرتی ہوئی لا الٰہ الا اللہ کے عرش تک جا پہنچتی ہے۔ نہ کہ چنگ و رباب۔ المختصر ماہرین نفسیات کے درپیش ایک اہم سوال تھا۔ جو وہ حل نہ کر سکے مگر جری اللہ فی حلل الانبیاء فرماتے ہیں۔

"اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھیر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے۔ یہ ہے۔ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے۔ اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائیگا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے۔ اور جس نے پیدا کیا۔ اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اسکو عنایت کئے۔ اسی نے اسکی زندگی کا ایک مدعا ٹھیرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ ذالک الدین القیم۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اسکی پرستش احسن طور پر ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا۔ اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ چاہا ہے۔ کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اسکی پرستش۔ اور اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ انسان کے مناسب حال عطا کئے ہیں۔ ان آیتوں کی تفصیل بہت بڑی ہے اور ہم کسی قدر پہلے سوال کے تیسرے حصہ میں لکھ بھی چکے ہیں۔ لیکن اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں۔ یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا تعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پا کر بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں۔ اور پھر آگے جا کر ٹھیر جاتے ہیں۔ وہی اعلیٰ کام اسکی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی اور باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اسکی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں۔ کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدائے اعلیٰ برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز و محو ہو۔ کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۶ - ۹۷)

جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ووٹران کی فہرست تیار کر کے ارسال کریں۔ مگر ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ جس کی وجہ سے لسٹ نامکمل پڑی ہے۔ لہٰذا تمام ایسی جماعتوں کے عہدیداروں کا فرض ہے۔ جنہوں نے ابھی تک لسٹ وغیرہ ارسال نہیں کی کہ وہ جلد سے جلد ایسی فہرست ہائے تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ تا کہ جلد ہی تمام ضلع کی فہرست تیار ہو سکے۔ نوٹ :- مرکز میں فہرستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء ہے۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

ولادت

مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ کے ہاں مورخہ ۲۲/۱۰/۴۹ کو فرزند تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو بابرکت صالح و خادم دین بنائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) صاحبزادہ صاحب علوی عبدالغنی نوشتہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ سلسلہ کے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مولا کریم کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالمنان احمد

(۲) میاں امیر الدین صاحب درویش کئی دنوں سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد)

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

(حضرت مسیح موعود)

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ مصائب کو خوشی سے قبول نہ کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنا خوشی سے قبول کیا۔ الٰہی قرب حاصل کرنے کے لئے مصائب بمنزلہ کھاد کے ہیں۔ جس طرح پودا کھاد سے بڑھتا ہے اسی طرح سچا عاشق اللہ مصائب کے وقت خوش ہوتا ہوا قرب الٰہی میں ترقی کرتا ہے۔ اس کو مصائب سے خوشی ہوتی ہے نہ کہ غم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

لنا عند المصائب یا حبیبی
برضائم ثم ذوق وارتیاح

یعنی مصیبت کے وقت ہماری یہ حالت ہوتی ہے کہ مصیبت آتی ہوئی دیکھ کر ہم راضی ہوتے ہیں اور جب آجاتی ہے تو ذوق سے گذارتے ہیں اور جب گذری ہوئی مصیبت یاد آتی ہے تو دل کو راحت پہنچتی ہے کہ وہ زمانہ ذوق حاصل کرنے کا تھا۔

مجھے یاد ہے کہ جب ۱۹۲۲ء میں مجھے ایک گاؤں میں تبلیغ کرتے ہوئے لوگوں نے مارا تو مجھے اس قدر خوشی ہوئی تھی کہ اس کی یاد اب بھی دل کو مسرور کرتی ہے۔ اور جب اس کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو پہنچی۔ تو آپ نے خوشی سے فرمایا کہ اب کام بنے گا۔ جب کہ ہمارے مبلغوں کو مار پڑنے لگی ہے اور جب خاکسار دورہ سے واپس آیا۔ تو فرمایا کوئی بات نہیں پہلوان تو اپنے آپ کو خود پٹواتے ہیں۔ غرض حقیقت شناس انسان کی نظر نتیجہ پر ہوتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے کوئی نبی نہیں گذرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنی تو ہیں۔ خدا یا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے آخر جب نبیوں کی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جائے گی۔ تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان مالی اور جانی آرام بھی ہوں کوئی ابتلا بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے۔ وہ ابلہ ہے۔ اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے۔ ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم کو دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور کیا دشوار گذار مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو انبیاء کا دوسرا نام اہل بلاء و اہل ابتلاء بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔ اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسین رضؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا۔ کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا۔ تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہیں گے کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیئے جاتے ہیں۔ اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر نہیں چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی نہ چھوڑ دیں۔ جیسے کہ شیعہ لوگ ہیں کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہیں جو امتحانوں اور آزمائشوں کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہیں۔ اور چھوڑنے میں نہیں آتے۔ کیا امام حسین رضؓ نے انہیں وصیت کی تھی کہ میرے بعد سیاپا کرتے رہنا یاد رکھو کہ جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہیں ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہیں اور پہلوں کا حال ہے۔ وہ آنیوالوں کے لئے ایک سبق ہے۔ یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو۔ خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بن جاوے یہ تو ایسا مشکل ہے۔ جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہیں بنتا

(بدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

(۳)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم موعودہ	رقم ادا کردہ
۱۱۳	جماعت احمدیہ اللہ آباد ریاست بہاولپور	۵/-/-	
۱۱۴	تاجران ربوہ	۱۰۱/-/-	
۱۱۵	جماعت احمدیہ کلکتہ	۵۰۰/-/-	
۱۱۶	" چک ۲۷۶ گوکھووال	۵۰/-/-	
۱۱۷	" بھکر	۲۵/-/-	
۱۱۸	مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۵۲۱/-/-	
۱۱۹	جماعت احمدیہ فتح پور (گجرات)	۵/-/-	
۱۲۰	" پنڈی بھٹیاں	۵/-/-	
۱۲۱	" چک ۲۷ ریاست بہاولپور	۵۰/-/-	
۱۲۲	" احمد نگر ضلع جھنگ	۵۱/-/-	
۱۲۳	" لالیاں "	۵۰/-/-	
۱۲۴	" چک نمبر ۵ لائلپور	۳۰/-/-	
۱۲۵	" اوچے مانگٹ	۲۱/-/-	
۱۲۶	" بہلولپور ضلع لائلپور	۱۰۱/-/-	
۱۲۷	اطفال احمدیہ ربوہ	۲۱/-/-	
۱۲۸	جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۵۰/-/-	
۱۲۹	جماعت احمدیہ حافظ آباد	۵۰/-/-	
۱۳۰	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۵۱/-/-	
۱۳۱	جماعت احمدیہ بدوملہی	۱۰۰/-/-	
۱۳۲	" پیرکوٹ گوجرانوالہ	۱۰/-/-	
۱۳۳	" جلیرہ	۲۱/-/-	
۱۳۴	" علی پور ۶ لاہور	۵۰/-/-	
۱۳۵	" چیچہ وطنی	۱۱/-/-	
۱۳۶	سید عبد الباسط صاحب و ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۵/-/-	۵/-/-
۱۳۷	محمد صدیق صاحب ثاقب زیروی معہ والدہ صاحبہ	۲۱/-/-	
۱۳۸	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن	۵/-/-	
۱۳۹	قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ	۵/-/-	
۱۴۰	قاری محمد امین صاحب معاون شخصی بیت المال معہ اہل و عیال ربوہ	۵/-/-	
۱۴۱	مرزا محمد ادریس صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر	۵/-/-	
۱۴۲	جماعت احمدیہ امروہہ یو۔پی	۰/-/-	
۱۴۳	بشارت احمد صاحب امروہی واقف زندگی و والدین و بھائی بہنوں کی طرف سے	۲/-/-	
۱۴۴	عبد المجید صاحب نیاز بیت المال	۲/-/-	۲/-/-
۱۴۵	شیخ فضل احمد صاحب دفتر محاسب	۲/-/-	۲/-/-
۱۴۶	خاندان مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم بذریعہ مولوی عبد الکریم صاحب واقف زندگی ربوہ	۵/-/-	
۱۴۷	مولوی عبد المغنی خاں صاحب وکیل التبشیر	۵/-/-	
۱۴۸	ملک محمد شفیع صاحب معہ والدہ صاحبہ	۱۱/-/-	۱۱/-/-
۱۴۹	محمد عبد القدیر صاحب نور ہسپتال معہ اہلیہ و بچگان	۲۱/-/-	
۱۵۰	والدہ صاحبہ محمد عبد الغفور	۱۱/-/-	
۱۵۱	مرزا عبد الحمید صاحب معہ اہل و عیال کارکن بیت المال	۲/۸/-	
۱۵۲	ایس۔بی مرزا ریلوے گارڈ بوڑے والی معرفت مرزا عبد الحمید صاحب بیت المال	۱۰/-/-	
۱۵۳	امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ایس بی مرزا	۱۰/-/-	
۱۵۴	چوہدری عزیز احمد صاحب محاسب	۲/-/-	
۱۵۵	عبد الحفیظ صاحب نور ہسپتال	۵/-/-	
۱۵۶	مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج زود نویس	۱۰/-/-	
۱۵۷	چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۱/-/-	
۱۵۸	چوہدری عبد الحمید صاحب ایگزیکٹو انجینئر لاہور	۱۰۱/-/-	
۱۵۹	مولوی جلال الدین صاحب شمس معہ اہلیہ	۲۰/-/-	

(باقی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۰۳۶: میں عبد اللطیف ولد حاجی عبد الکریم صاحب افغان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت بوجہ مہاجر ہونے کے کوئی جائداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کر لوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اس کا دسواں حصہ انجمن کا ہوگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ عبد اللطیف ولد حاجی عبد الکریم۔ گواہ شد:۔ فضل الٰہی مہاجر قادیان حال ریلوے روڈ مکان ۶۵ لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد علی احمدی المعروف سنجوی
فیض اللہ چک حال ننکانہ صاحب ریلوے روڈ شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۲۰۳۷: میں راجہ بشیر احمد ولد راجہ غلام حیدر صاحب قوم گکھڑ ساکن بجکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ گذارہ ماہوار آمد مبلغ ایک سو ۱۰۰/- روپیہ پر ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جس کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز یہ وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں جس کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا اور اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع بھی مصالح انجمن کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز یہ وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد راجہ بشیر احمد
گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر مولوی فاضل۔ گواہ شد فضل دین احمدی۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف۔ ع۲

PAK/19472 Ahmad F.A
Pringh Road Karachi

وصیت نمبر ۱۲۰۳۸: میں حکیم محمد اسحٰق ولد میاں عزیز دین صاحب قوم کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال ساکن سامبو وال ڈاکخانہ سٹرقیوں رکلاں ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد حویلی قیمتی چار صد روپیہ ۴۰۰/- (بارہ مرلہ) زمین سفید سکنی واقعہ موضع سٹرقیہ رکلاں قیمتی اندازاً ۱۵۰/-/- روپے (ڈیڑھ صد) لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد ۵۰/- روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ جو ماہ بماہ ہوگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جو جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
العبد:۔ محمد اسحٰق ولد عزیز دین حال ملازم ایجوکیشن ڈپو مالیر چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ صوبیدار محمد حسین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ

Pringh Road Karachi

وصیت نمبر ۱۲۰۳۰: میں عزیز حسین ولد محمد حسین صاحب قوم قریشی عمر ۲۴ سال مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ قادیان محلہ دار الانوار میں تین کنال اراضی ہے۔ ربوہ میں ۲ کنال جس کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۳۳۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
العبد عزیز حسین مسلم ٹاؤن لاہور:۔ گواہ شد:۔ ریاض احمد برادر حقیقی موصی مذکور ۱۷/۲/۴۹
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۳۱: میں آمنہ بیگم زوجہ ریاض احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/ ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات کی شکل میں سونا تقریباً ۳۸ تولے قیمتی ۳۸۰۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۴۸۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامتہ:۔ آمنہ بیگم مسلم ٹاؤن۔ گواہ شد:۔ ریاض احمد قریشی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۰۱۳: میں شیخ خدا بخش ولد اللہ دتہ صاحب ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری آمد ماہوار مبلغ ۲۰/- روپے ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا شیخ خدا بخش۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷۔ گواہ شد:۔ شیخ مولا بخش صحابی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن

وصیت نمبر ۱۲۰۱۵: میں محمودہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ خوجہ عمر ۳۵ سال ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک کنال کا تیسرا حصہ افتادہ سکنی زمین واقع محلہ دار الرحمت بر لب سڑک متصل انریت گرلز ہائی سکول قادیان مملوکہ خاوند محترم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب۔ بنجیر میرے پاس اپنے حق مہر ۵۰۰/- پانصد روپیہ کے عوض رہن بالقبض تھی۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میں سلائی کے ذریعہ کچھ کما لیا کرتی ہوں میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ محمودہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ مدرس مڈل سکول گواہ شد:۔ شیخ مولا بخش خسر موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۰۱۴: میں نذیراں بیگم زوجہ عنایت اللہ صاحب ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی ۱۱ ماشہ قیمتی اندازاً ۱۰۰/- روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ حق مہر خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور صرف کر دیا ہے۔ اگر جیب خرچ ملا۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم منہا تصور کی جائے گی۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ نذیراں بیگم
گواہ شد:۔ شیخ مولا بخش صحابی گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا ۲۷۹۷

وصیت نمبر ۱۲۰۱۷: میں حمیدہ بیگم زوجہ پیر عبد الحق صاحب وکیل بلاک ۱۳ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائداد مبلغ ۱۰۰۰/ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور ساڑھے چھ تولہ ۶½ تولہ زیورات طلائی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ایک جوڑی کانٹے۔ چھ چوڑیاں اور دو انگوٹھیاں ان کا وزن ۶½ تولے اور قیمت اندازاً ۶۵۰/- روپیہ ہے۔ لہذا ایک ہزار ساڑھے چھ سو ۱۶۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں نیز میری آئندہ جائداد اور ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: حمیدہ بیگم: گواہ شد عبد الحق وکیل گواہ شد:۔ شریف احمد بلاک ۱۳ سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۰: میں برکت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف آمد ماہوار مبلغ ۵/-/- روپے ہے۔ میں اپنی کل آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کسی جائداد کا مالک بنوں۔ تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔
العبد برکت اللہ: گواہ شد: ظفر محمد لیکچرار جامعہ احمدیہ گواہ شد:۔ قریشی محمد نذیر لیکچرار جامعہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۰۲۱: میں محمود عالم ولد عبد العزیز صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال ساکن سندھ سیمنٹ روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اوسط مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپیہ مع مہنگائی الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمود عالم مرقوم ۱۴ فروری ۱۹۴۹ء: گواہ شد:۔ مشتاق عالم موصی: گواہ شد:۔ چوہدری عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۴: میں عبد اللہ ولد محمد بن عثمان قوم العربی پیشہ تجارت عدن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ صرف تجارت پر گذارہ ہے جس سے اندازاً پچاس ۵۰/ روپیہ ماہوار ہوتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبد اللہ موصی گواہ شد غلام احمد واقف زندگی گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد احمد از عدن

وصیت نمبر ۱۲۰۰۳ میں بردزی خاں ولد ولایت خاں ذیلدار پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال ساکن پچسپنید ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے امانت: تجارت وغیرہ کی صورت میں میرے پاس ایک ہزار روپے کی مالیت ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد -/۵۰ روپے پر ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد بردزی خاں گواہ شد محمد حسین ٹیچر۔ گواہ شد: سید داؤد مظفر شاہ ٹیچر محمود آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد:۔ عبداللہ اسسٹنٹ ٹیچر

وصیت نمبر ۱۲۱۰۰ میں شیخ مہردین ولد شیخ نظام دین صاحب پیشہ تجارت قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۹ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ البتہ مشرقی پنجاب قادیان واقع دارالبرکات مشرقی میں ایک مکان دس مرلہ (۱۰) بلا شراکت غیری موجود ہے اگر وہ واپس مل گیا تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اگزار اسلائز آمدن مبلغ -/۵۰۰ پانچصد روپیہ پر ہے۔ اس کے بھی حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمدنی بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ اسکے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا مہرالدین۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ شیخ غلام احمد انبالوی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۲۱۰۹ میں علیمہ بیگم زوجہ شیخ فضل دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۴۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ڈنڈیاں طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمتی -/۲۵۰ کنٹھے طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی -/۴۰۰ روپیہ کلپ طلائی -/۱۰۰ (سو) چوڑیاں ۲½ تولہ -/۲۸۰ روپیہ سنگھہ نقرئی ۱۵ تولہ قیمتی -/۲۰ روپیہ (تین صد) حق مہر مبلغ -/۳۰۰ بذمہ خاوند ہے کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ علیمہ بیگم زوجہ شیخ فضل دین صاحب گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد شیخ فضل دین خاوند موصیہ گواہ شد محمد یوسف خاں

وصیت نمبر ۱۱۷۷۶ میں شیر محمد ولد بہادر صاحب عمر ۴۰ سال موضع حلال پور ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میں نے مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کے قلیل سرمایہ سے ایک معمولی دوکان کررکھی ہے۔ اسکے ذریعہ موجودہ حالات کے پیش نظر -/۵۰ پچاس ساٹھ روپے سالانہ منافع کی توقع ہے۔ بہرحال میں تازیست اپنی سالانہ یا ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہوگا اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود شیر محمد گواہ شد:۔ حافظ عبدالعزیز صحابی سربراہ نمبردار گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالمجیب جلالپوری مبلغ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۳۲ میں سراج بیگم زوجہ عزیز حسین راجپوت عمر ۲۹ سال مسلم ٹاؤن اچھرہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا۔ جو میں وصول پاچکی ہوں۔ زیورات کی شکل میں سونا تقریباً ۴ تولے قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ کل جائداد قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں اور وہ منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی رقم یا جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: سراج بیگم موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ عزیز حسین موصی خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۲ میں مشتاق عالم ولد عبدالعزیز قوم ملک پیشہ ملازمت سندھ سنڈیکیٹ ورکس ضلع سکھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ ۱۵ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ مشتاق عالم موصی: گواہ شد محمود عالم برادر موصی: گواہ شد:۔ محمد یوسف پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۰۲۳ میں حامدہ مبارکہ بنت مولوی محمد یوسف صاحب سنڈیکیٹ ورکس روہڑی سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ایک جوڑہ آویزہ طلائی اور ایک کلپ طلائی جن کا مجموعی وزن قریباً ایک تولہ ۵ پانچ ماشہ ہے۔ دونوں زیور گنی گولڈ کے ہیں۔ (ب) نقد روپیہ -/۷۰ روپیہ اس کے علاوہ مجھے ابا جان کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم منہا سمجھی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ حامدہ مبارکہ:۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالمجید صاحب گواہ شد: مولوی محمد یوسف صاحب

ابو لیبیر خاں درجہ جس ۔ دل و دماغ اور اعصاب کو بے حد طاقت دیتی جسم کو مضبوط فربہ بناتی اور نشاط آور ہے قیمت ایک چھٹانک چھ روپے نصف پاؤ گیارہ روپے ایک پاؤ بیس روپے
عجائب گھر طلیعہ ۵ لوئر مال پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں اُن کا پتہ ہم کو بذریعہ خط روانہ کریں۔ ہم اُن کو لٹریچر روانہ کردینگے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

وصیت نمبر ۱۲۰۲۵ میں کیپٹن ڈاکٹر محمد خان ولد حاجی باز خان صاحب پیشہ ڈاکٹری ساکن لوڑنگ ڈاکخانہ آڑہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے ایک مکان پختہ واقع سیکشن بی سٹریٹ ۸ شیخ عثمان عدن ہے۔ جس کی قیمت سات ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰۲۶ (ایک ہزار چھبیس) روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ ڈاکٹر محمد خان احمدی از عدن گواہ شد:۔ غلام احمد واقف زندگی: گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد احمد احمدی از عدن گواہ شد:۔ سلطان احمد سارجنٹ احمدی از عدن۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۶ میں ڈاکٹر عبدالعزیز بشیری ولد چوہدری عبدالحکیم خان صاحب مرحوم پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۰ سال سارچور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد تنخواہ مع الاؤنس -/۹۳۸ روپے ہے جس پر میرا گزارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبدالعزیز بشیری گواہ شد:۔ غلام احمد واقف زندگی:۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد احمد عدنی۔

وصیت نمبر ۱۲۰۲۷ میں منشی محمود احمد ولد امیر محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال حال مقیم جوڑیاں کلاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد -/۴۴ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی العبد محمود احمد محمد آباد اسٹیٹ گواہ شد عبدالحکیم واقف زندگی محمد آباد اسٹیٹ گواہ شد:۔ غلام حیدر خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ پاکستانی مصنوعات استعمال کرے

جنرل سکرٹری صوبہ مسلم لیگ کا بیان

لاہور ۲۹؍ اکتوبر۔ چوہدری محمد اقبال چیمہ جنرل سکرٹری صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب نے ملکی صنعت کو ترقی دینے کے سلسلہ میں حسب ذیل بیان بغرض اشاعت اخبارات کو دیا ہے۔

"کسی ملک یا قوم کی معاشی و اقتصادی برتری اس کی اپنی صنعتی ترقی میں مضمر ہے۔ آج وہی قوم شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتی ہے جو صنعتی میدان میں گوئے سبقت لے گئی ہو۔ ویسے بھی کسی ملک کی آزادی کا استحکام اسی میں ہے کہ وہ ملک اپنی ضروریات زندگی مہیا کرنے کی سکت رکھتا ہو۔ ہماری معاشیات کا تمام تر بوجھ ہماری زرعی پیداوار پر ہے۔ اور صنعتی بحران کی وجہ سے ہم اپنے ملک کی زرعی خام پیداوار دوسروں کو دینے پر مجبور ہیں تاکہ اس کے عوض میں انہی چیزوں سے بنائی ہوئی مصنوعات کئی گنا زیادہ قیمت دے کر حاصل کریں جس کے انسداد کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنے ملک کی مصنوعات کی ترویج پر زور دیں۔ ان حالات میں ہر پاکستانی پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ملک کی صنعت کو ترقی دینے کی سر توڑ کوشش کرے اور آج سے اس بات کا عہد کرے کہ حتی الامکان وہ غیر ملکی مصنوعات کے استعمال سے احتراز کرے گا اور اپنے ملک کی بنی ہوئی مصنوعات کو استعمال کرے گا۔ ہمارے اونچے طبقہ کو جو غیر ملکی مصنوعات کو ترجیح دیتے ہیں قربانی کرنا ہوگی اور پہل کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں گے تاکہ ان کی تقلید میں دوسرے لوگ بھی اپنے ملک کی بنی ہوئی مصنوعات کے استعمال کی طرف راغب ہوں۔ خصوصیت سے ہمیں اپنے ملک کا بنا ہوا کپڑا استعمال کرنا چاہیئے تاکہ وہ ہزاروں کھڈیاں اور چھوٹے چھوٹے دیسی پارچہ بافی کے کارخانے جو آج بند پڑے ہیں ہماری توجہ سے چالو ہو سکیں اور لاکھوں بندگان خدا کی روزی کا بندوبست ہو سکے اس لئے نہ صرف ہماری اقتصادی حالت بہتر ہوگی۔ بلکہ ہم آگے چل کر دوسری ملکی مصنوعات کو بھی حسب دلخواہ ترقی دے سکیں گے جو ہمارے ملک کی خوشحالی کا ایک مفید ذریعہ ہوگا۔

آخر میں میں حکومت پاکستان کے ذمہ دار مقتدر نمائندوں سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ملکی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے صناعوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائیں اور ضروریات صنعت کی فراہمی میں صنعت کاروں سے پورا تعاون کریں۔"

پٹ سن کی قیمتوں میں استحکام

لنڈن ۲۹؍ اکتوبر۔ پاکستان کے اس اعلان پر کہ وہ پٹ سن کی کم سے کم قیمت مقرر کر کے پٹ سن کی قیمتوں کو مستحکم کر دے گا۔ شہر کے حلقوں نے تبصرہ میں احتیاط سے کام لیا۔ اخبار فنانشل ٹائمز نے لکھا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ اس پالیسی پر کس طرح عمل کیا جائے گا اور ہندوستان کے تاثرات کیا ہوں گے۔ اخبار نے لکھا یہ امر ہمت افزا ہے کہ کاشتکاروں کے لئے اچھی قیمت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان نے گانٹھیں بنانے والے کارخانوں پر پہنچ جانے کے بعد پٹ سن کے نرخوں میں کمی کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ کم سے کم اس سے تو اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اس خطرے کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ پٹ سن کی اشیاء ڈالر کی منڈی کے باہر جہاں روئی اور کاغذ جیسی اشیاء اس سے مقابلہ کر رہی ہیں اپنی قیمتیں مقرر کر لیں گے۔ (استار)

کوئٹہ میں شدید سردی

کوئٹہ ۲۹؍ اکتوبر۔ اکتوبر کے مہینے میں کبھی کوئٹہ میں اتنی سردی نہ پڑی تھی جتنی گذشتہ ایک ہفتہ سے پڑ رہی ہے۔ کل سخت سردی پڑ رہی تھی اور درجہ حرارت کم سے کم ۱۹ درجہ فارن ہائیٹ پر تھا۔ یعنی نکتہ انجماد سے ۱۳ درجہ گرا ہوا۔ میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ عام طور پر درجہ حرارت کو ۳۸ درجہ ہونا چاہیئے تھا۔ سورج غروب ہوتے ہی کوئٹہ کے تمام بازار سنسان و ویران ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگ ٹھنڈ سے بچنے کے لئے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ غریب مہاجرین کو شکایت ہے کہ ان کے لحاف ان کو سردی سے بچانے میں کامیاب نہیں ہو رہے ہیں جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ (استار)

شام کو برطانیہ کی دعوت

دمشق ۲۹؍ اکتوبر۔ پیداوار اور لیبر کی کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت حکومت شام کو دی گئی ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ سال ۱۰؍ جولائی کو شہزادی الزبتھ کی سرپرستی میں ویسٹ منسٹر محل میں ہوگی۔ (استار)

مصر میں مغربی جرمنی کا قونصل خانہ

قاہرہ ۲۹؍ اکتوبر۔ الاہرام کا کہنا ہے کہ توقع ہے کہ عنقریب قاہرہ اور دیگر دارالحکومتوں میں مغربی جرمنی کی نئی ریاست کی نمائندگی کرنے والا قونصل خانہ قائم کیا جائے گا۔ (استار)

ایران کے انتخابات میں حکومت پر مداخلت کا الزام

طہران ۲۹؍ اکتوبر۔ ایران میں جس فضا میں انتخابات ہو رہے ہیں وہ ہنوز الجھی ہوئی ہے۔ ایک پارٹی اس امر کی مدعی ہے کہ حکومت مجلس کے انتخابات میں عملی طور پر مداخلت کر رہی ہے۔ مخالف اخبارات میں روزانہ مختلف مقامات میں گڑبڑ۔ حکومت کے خلاف جانے والے انتخابات کا اچانک التوا اور پرچہ رائے ڈالنے والے بکسوں کی تبدیلیوں کی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک اجتماعی وفد سے وزیر عدالت نے وعدہ کیا کہ وہ ان الزامات کی تحقیقات کریں گے۔ لیکن اسی دن انتخاب کی نگران کمیٹی کے صدر کے مکان کے سامنے ایک جوابی مظاہرہ ہوا۔ یہاں مقررین اس امر کی تعریف میں حد سے بڑھ گئے کہ انتخابات مکمل آزادی کے ساتھ عمل میں لائے جا رہے ہیں جس بات نے اخبارات کو بھڑکا دیا ہے وہ یہ نہیں کہ انتخابات آزادانہ طریقہ پر عمل میں نہیں آ رہے جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے بلکہ اس امر کو بہت شہرت دی جا رہی ہے کہ حکومت قطعی مداخلت نہیں کر رہی ہے اور انتخابات ناقابل عمل ہیں اور اس کے برخلاف کہنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ چاہے حکومت کی مداخلت کے بارے میں حقیقت کچھ ہی ہو۔ مجلس کے انتخابات کے لئے پولنگ جو پہلے کئی مرتبہ ملتوی ہو چکی تھی فی الواقعی ۱۷؍ اکتوبر کو شروع ہوئی۔ صوبائی سینیٹ کے انتخابات کا دوسرا دور ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی پہلے دور میں منتخب کئے ہوئے ۱۵ سینیٹروں کا انتخاب عمل میں آنا باقی ہے۔ (استار)

ہالینڈ میں بیویوں پر شوہروں کی اطاعت فرض نہ ہوگی

ہیگ ۲۹؍ اکتوبر۔ ہالینڈ کی پارلیمنٹ نے ابھی حال ہی میں ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ملک میں بیویوں پر اپنے شوہروں کی اطاعت فرض نہ ہوگی اس قانون کے ماتحت عورتوں کو اس بات کی بھی اجازت ہوگی کہ وہ شادی شدہ ہونے کی صورت میں اپنی جائیداد خود فروخت کر سکتی ہیں اور شوہروں کی اجازت حاصل کئے بغیر ملازمت اختیار کر سکتی ہیں۔ اس قانون میں ایک اور نکتہ ایسا ہے جس پر اکثر سوال کھڑا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ اگر بیوی کو اس کا شوہر گھر کا خرچ چلانے کے لئے مناسب رقم نہیں دیتا ہے تو وہ اپنے شوہر کی تنخواہ کا ایک حصہ لینے کے لئے عدالت کا حکم حاصل کرنے کے واسطے درخواست دے سکتی ہے۔ (استار)

شام کیلئے مالی ماہر

دمشق ۲۹؍ اکتوبر۔ بین الاقوامی بنک نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ وہ شام میں قدرتی وسائل سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تعمیری منصوبہ بندی میں مدد دینے کے لئے شام کو ماہرین کی خدمات بہم پہنچا سکتا ہے بنک ان تعمیری اسکیموں کے لئے سرمایہ بہم پہنچائیگا۔ جو جزیرہ۔ فرات۔ حلب۔ لطاکیہ۔ ہومس اور حامہ کی ترقی کے لئے ہیں۔ (استار)

بین الاقوامی ٹیلیگراف یونین

دمشق ۲۹؍ اکتوبر۔ شامی مجلس وزراء نے بین الاقوامی ٹیلیگراف یونین میں شرکت کرنے کے لئے اردن کی درخواست کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (استار)

عراق میں ادبی سرگرمیاں

بغداد ۲۸؍ اکتوبر۔ جنگ کے بعد سے پہلی مرتبہ عراق میں ادبی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے نوجوان مصنف اپنی کتابیں شائع کرا رہے ہیں اور ادبی حلقے بے چینی کے ساتھ مرحوم معروف الرصافی کے دیوان کے نئے ایڈیشن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ ایک سابق نائب اور مشہور شاعر مسٹر مہدی الجواری اپنی نظموں کا دوسرا ایڈیشن شائع کرا رہے ہیں۔ اس کی اشاعت کی نگرانی حسین بے کریں گے۔ عراق کے سابق وزیر اعظم مسٹر توفیق السویدی نے اپنی کتاب "عراق کے حکمران" لکھنی شروع کر دی ہے۔ (استار)

چار سالہ لاپتہ بچی

ماسٹر محمد اسمٰعیل مکان نمبر ۲ ملک محمد الدین سٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ کی چار سالہ لڑکی مسماۃ خالدہ رنگ گورا ناک پست۔ گلے میں چھینٹ کا کرتہ اور کھدر ٹریپ کی سلوار پہنے ہوئے ہے۔ بچی کے کانوں میں سونے کی بالیاں ہیں۔ لڑکی اپنا اور اپنے باپ کا نام بتا سکتی ہے آج صبح سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو یہ بچی ملے تو وہ مندرجہ بالا پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع دی جائے۔

چیکوسلاویکیہ نے فرانسیسی سفارت خانے کے رکن کو نکال دیا

پراگ ۲۹؍ اکتوبر۔ یہاں فرانسیسی سفارت خانے کے فوجی اتاشی اور ان کے نائب کو کل ۱۲ گھنٹے کے اندر چیکوسلواکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چیکوسلاوی نوٹ میں جو فرانسیسی سفارت خانے کو پیش کیا گیا ہے اس میں یہ الزام لگایا ہے کہ چیکوسلاویوں کے ساتھ چیکوسلوواکیہ میں یورینیم کانوں کا سراغ لگا رہے ہیں۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق دو چیکوسلواکیوں اور سفارت خانے کے ایک ملازم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان لوگوں نے خام یورینیم حاصل کر لیا تھا جو کہ آٹھ پونڈ فرانس بھیجا جا چکا ہے۔ (استار)